

## 143890- کسی امانتدار اور ماہر غیر مسلم معانع سے علاج کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال

محبے نظام انتظام کی شکایت ہے اور میر اعلاج دو ماہ سے ایک عیسائی معانع کے پاس جاری ہے؛ پہلے محبے اس کے علاوہ کسی اور معانع کا علم نہیں تھا، اب محبے ایک مسلمان معانع کا علم ہوا ہے تو کیا میں عیسائی معانع کے پاس دوا کا کورس چھوڑ کر مسلمان معانع سے علاج کرواؤ؟ یا پھر میں عیسائی معانع کے پاس علاج مکمل کرواستا ہوں؟

پسندیدہ جواب

اگر عیسائی معانع معمقت، امانتدار، اور اپنے طبی شنبے کا ماہر ہے اور آپ نے ان کے پاس علاج شروع کیا ہوا ہے اور آپ کو اس سے افاقت بھی ہے تو پھر اس کے پاس علاج مکمل کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے، آپ پر لازم نہیں ہے کہ اسے چھوڑ کر مسلمان معانع سے علاج کروائیں۔

کیونکہ طبی ماہر اگرچہ مسلمان نہ بھی ہو تو وہ آپ کا وقت، دولت اور محنت سب کچھ بچا دے گا، اور ایسا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے آپ کی شفالخودے۔

مسلمان قدیم زمانے سے لے کر آج تک طبی ماہرین سے معاونت لیتے آئے ہیں چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔

حییے کہ ابن مقری اپنی مجمع : (352) میں مبارک بن سعید سے بیان کرتے ہیں کہ :

"جس وقت سفیان ثوری نے زہد اپنایا تو ہمیں لگا کہ آپ بیمار ہو گئے ہیں، تو ہم نے ایک بوتل میں ان کا پیشاب لیا اور ایک عیسائی طبیب کے پاس لے گئے، تو اس نے کہا: آپ کا بندہ بیمار نہیں ہے، یہ شخص بہت زیادہ خوف میں بتلا ہے اور یہ کسی راہب کا ہی پیشاب ہو سکتا ہے۔"

اسی طرح مردوذی کہتے ہیں :

"میں نے ایک عیسائی معانع کو دیکھا کہ وہ امام احمد کے پاس سے ایک راہب کے ہمراہ نکل کر جا رہا تھا، تو اس نے بتلایا: انہوں نے محبے کما تھا کہ میں ان کے ساتھ ابو عبد اللہ [امام احمد کی کنیت] کو چیک کرنے چلوں۔"

"سری اعلام النبلاء" (11/211)

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن اریقط دوی کو بھرت کے وقت بطور رہبر اجرت پر اپنے ساتھ لیا تھا حالانکہ وہ کافر تھا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طب، آنکھوں کے علاج، ادویات، کتابت، منشی گری اور دیگر ایسی خدمات جن میں ایسی ذمہ داری ہو جاں ایمانیات کا دخل نہ ہو تو ایسی تمام ذمہ داریوں میں ان سے خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ کسی کے محض کافر ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے کسی بھی جگہ میں معتمد نہ سمجھا جائے؛ کیونکہ بھرت جیسے سفر میں کسی غیر مسلم کو رہنمای کر کر جیسا کوئی خطرناک عمل نہیں ہو سکتا۔"

ختم شد

"بدائع القوائد" (3/725)

ابن مفلح رحمہ اللہ نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ :

"اگر کوئی یہودی یا عیسائی طبی ماہر ہو اور انسان کا اس پر اعتماد بھی بنा ہو تو پھر اس کے پاس علاج کرواستا ہے، اسی طرح یہ جائز ہے کہ اس کے پاس اپنی دولت بطور امامت رکھے اور اس

سے لین دین بھی کر سکتا ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَمِنْ أَئْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمُنَهُ لِتَقْتَلُهُ يُؤْتَدُ وَإِنَّكَ وَمِنْهُ مَنْ إِنْ تَأْمُنَهُ لَيُبَشِّرَ إِلَيْكَ (١٠).

ترجمہ: اہل کتاب میں سے کوئی ایسا بھی ہے جن میں سے کسی کے پاس آپ خزانہ امانت میں رکھوائیں تو وہ آپ کو واپس لوٹا دے گا، اور کوئی ایسا بھی ہے جنہیں آپ ایک دینار بھی امانت رکھوائیں تو وہ آپ کو واپس نہیں لوٹائے گا۔ [آل عمران: 75]

اور جب ایسا ممکن ہو کہ کسی مسلمان معاٹ سے علاج کروائے یا مسلمان کے پاس امانت رکھے یا مسلمان سے تجارتی لین دین کرے تو پھر کسی اور کسی طرف جانا مناسب نہیں ہے، لیکن اگر کسی اہل کتاب سے علاج کروانے پر مجبور ہو یا اسی کے پاس بھی امانت رکھو سکتا ہو تو پھر اس کے لیے گناہ شہے بشرطیکہ یہ یہودی اور عیسائی کے ساتھ ممنوعہ دوستی میں شامل نہ ہو، اور اگر ساتھ میں اس اہل کتاب کو دین اسلام کی دعوت بھی اچھے طریقے سے دے تو یہ بہترین عمل ہے۔ "مختصر آخرت شد" (الآداب الشعوبیہ) (3/76)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کنکتے ہیں :  
کیسی مسلمان عورت کے لیے کسی عیسائی عورت کے پاس علاج معالجہ کروانا چاہزے ہے ؟

تو انہوں نے جواب دیا:

<sup>۱۰</sup> اگر مسلمان عورت کو اس پر اعتماد ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے کی رہنمائی کے لیے کہ سے مدینہ بھرت کے وقت ایک مشرک شخص کی خدمت اجرت پر حاصل کی تھیں اسے عبداللہ بن اریق قیط کا جاتا تھا اس کا تعلق بنی دلیل سے تھا۔ "نَخْمَ شدَّ لِقَاءُ الْبَابِ الْمُفْتَوْحِ" (56/2)

ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحت کے لیے دعا گو ہیں۔

والله اعلم